احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل 5 نومبر 2002ء

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 5 نومبر 2002ء، 29 شعبان 1423 ہجری، 5 نبوت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 253

حصول مسرت کے موقعہ پر دعا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے حضور جب کوئی خوشی کا معاملہ پیش ہوتا تو آپؐ یہ دعا کرتے کہ۔

تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس کی نعمت کی وجہ سے تمام اچھے کام پایۂ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔

(مستدرک حاکم جلد 1 ص 677 حدیث نمبر 1840)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں تازہ رپورٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کی صحت بتدریج بہتر ہو رہی ہے

حضور ایدہ اللہ نے تمام احباب کو سلام کہتے ہوئے شکریہ ادا کیا ہے

(مرسلہ: ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

حضور انور کی صحت کے متعلق 3 نومبر 7 بجے شام لندن ٹائم (پاکستانی وقت کے مطابق 12 بجے شب) کی رپورٹ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عمومی صحت بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ تاہم کمزوری ابھی تک چل رہی ہے۔ ادویہ بھی اب ٹیکوں کی بجائے گولیوں کی صورت میں استعمال ہو رہی ہیں۔

چھاتی کی انفیکشن میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمایاں کمی ہے۔ الحمدللہ۔ دل کی عمومی حالت اطمینان بخش ہے۔ بلڈ پریشر، شوگر وغیرہ کنٹرول میں ہیں اور آپریشن کا زخم تسلی بخش طور پر مندمل ہو رہا ہے۔ شام کو دوبارہ تقریباً دو گھنٹہ تک حضور انور کرسی پر تشریف فرما رہے۔ حضور انور کے معالج انگریز ڈاکٹر صاحبان کے علاوہ احمدی ڈاکٹر بھی حضور کو باقاعدہ دیکھ رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے بارہ میں جہاں احباب جماعت فکرمند رہے اور صحت کے بارہ میں پوچھتے رہے وہاں شریف النفس غیر از جماعت دوستوں نے بھی رابطہ رکھا اور حضور انور کی صحت کے بارہ میں پوچھتے رہے۔ اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ایسے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اور سلام اور شکریہ کا پیغام بھجوایا ہے۔

احباب جماعت دردِ دل کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے دعائیں صدقات اور نوافل کا سلسلہ جاری رکھیں۔ مولا کریم محض اپنے فضل سے معجزانہ رنگ میں بحالی صحت کی رفتار کو تیز فرمائے۔ اور صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضور انور کی صحت کے متعلق وقفہ وقفہ سے بلیٹن نشر ہو رہا ہے۔ احباب اس سے استفادہ فرمائیں۔ آمین

قرآن کے سوا اور کوئی ایسی کتاب نہیں جس کے الفاظ سے نئے نئے مضامین نکلتے چلے آئیں۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

رمضان میں درس قرآن

رمضان المبارک کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پرمعارف درس قرآن کی ریکارڈنگ پاکستانی وقت کے مطابق روزانہ شام چار تا سوا پانچ بجے احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل پر نشر کی جائے گی۔ احباب کرام رمضان کے بابرکت ایام میں ان درسوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

(نظارت اشاعت)

وقف جدید کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس تحریک کے جاری فرمانے کے ایک ہفتہ بعد فرمایا:۔

"یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کیلئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔ پس میں اتمام حجت کیلئے ایک بار پھر اعلان کرتا ہوں تا کہ مالی امداد کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو اور وقف کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو۔" (خطبہ جمعہ مورخہ 5 جنوری 1958ء)

ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا:۔

"میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں۔ اور کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو صاحب استطاعت ہوتے ہوئے اس چندہ میں حصہ نہ لے۔" (الفضل 17 فروری 1960ء)

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1947ء ⑤

18 اگست حضور نے عیدالفطر کے خطبہ میں جماعت کے غلبہ کی ولولہ انگیز پیشگوئی فرمائی۔

20 اگست حضور کے ارشاد پر محاسب صدر انجمن احمدیہ مرزا عبدالغنی صاحب صدر انجمن کا خزانہ لے کر بذریعہ ہوائی جہاز لاہور پہنچ گئے۔ جہاز کے پائلٹ سید محمد احمد صاحب تھے۔

21 اگست دنیا بھر کی جماعت کو قادیان کی خبروں سے مطلع رکھنے کے لئے لاہور، کراچی، دہلی کے راستہ فون اور سرکلرز کا نظام شروع کیا گیا۔

21 اگست قادیان کی غربی جانب احمدی گاؤں ونجواں پر سکھوں نے حملہ کیا۔ 50 افراد شہید اور 39 زخمی ہوئے۔ لوٹ مار کے بعد گاؤں خالی ہوگیا۔

22 اگست میجر چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ کو سیفٹی آرڈی ننس کے تحت گرفتار کرلیا گیا۔

22 اگست حضور نے قادیان کے حالات سے مطلع کرنے کے لئے جماعت کے نام پہلا پیغام جاری کیا اور خدمت دین کرنے اور خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین فرمائی۔

23 اگست دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ کی ایک شاخ لاہور میں کھولی گئی اور حضور نے پاکستانی علاقہ کی تمام جماعتوں کو چندے لاہور بھجوانے کا ارشاد فرمایا۔

23 اگست کرم الٰہی صاحب ظفر نے سپین میں ''اسلام کا اقتصادی نظام'' از حضرت مصلح موعود کا ہسپانوی ترجمہ شائع کیا۔

23 اگست قادیان کے شمالی جانب احمدی گاؤں فیض اللہ چک پر حملہ کیا گیا اور قتل و غارت کے بعد گاؤں خالی کرالیا گیا۔ قادیان کے حالات سے باخبر رکھنے کیلئے حضور نے شیخ بشیر احمد صاحب لاہور کو خطوط لکھے۔

25 اگست جماعت احمدیہ کے دونوں جہازوں کا قادیان آنا ممنوع قرار دے دیا گیا جو قادیان اور پاکستان کے مابین رابطہ کا واحد ذریعہ تھے۔

25 اگست حضرت اماں جان اور خواتین مبارکہ کو لاہور پہنچا دیا گیا۔

29 اگست قادیان میں حضور نے بیت مبارک میں آخری جمعہ ارشاد فرمایا حضور نے 5 دعاؤں کی خاص تحریک کی۔

30 اگست حضور نے جماعت کے نام دوسرا پیغام جاری کیا جس میں قادیان چھوڑنے کی صورت میں فوراً نیا مرکز بسانے کی تلقین فرمائی۔ اسی رات حضور نے ایک الوداعی پیغام تحریر فرمایا۔ جو قادیان اور ضلع گورداسپور کے تمام احمدیوں تک پہنچا دیا گیا اس میں حضور نے اپنی ہجرت کی خبر دی۔

30 اگست سڑوعہ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور میں ایک ہزار احمدی مرد و زن و بچے تھے۔ صبح 9 بجے سکھوں نے حملہ کر دیا جس میں 3 احمدی بھی شہید ہوئے۔ چوہدری احمد خان صاحب، اللہ بخش صاحب تیلی، احمد علی خان صاحب۔

31 اگست حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے حضور کے ایماء پر یہ اعلان کروایا کہ قادیان کی جو عورتیں اور بچے پاکستان میں جانا چاہیں انہیں انتظام کے ماتحت جانے کی اجازت ہے۔ صبح ساڑھے آٹھ بجے تا نو بجے تمام بیوت الذکر میں اجتماعی دعائیں کی گئیں۔

31 اگست حضور ایک بجے دوپہر قادیان سے ہجرت کر کے لاہور کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا۔ حضور کیپٹن عطاء اللہ صاحب کی گاڑیوں میں ساڑھے چار بجے لاہور پہنچے۔ بعد میں آپ رتن باغ میں قیام فرما ہوئے۔ آپ کے ساتھ خاندان مسیح موعود کے دیگر افراد بھی تھے۔

کیم ستمبر تا 16 نومبر قادیان میں ہونے والے مظالم کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب روزنامچہ قادیان کے نام سے تحریر فرماتے رہے جو بعد میں ''مظالم قادیان کا خونی روزنامچہ'' اور انگریزی میں Qadian Diary کے نام سے شائع کئے گئے۔ ان مظالم کو پاکستانی پریس نے بھی نمایاں طور پر شائع کیا اور حکومت پاکستان کی طرف سے کتابچہ ''سکھ میدان کارزار میں'' بھی ذکر کیا گیا۔ یہ خبریں بھارت، برما، ایران، ارجنٹائن اور برطانوی اخبارات میں بھی شائع ہوئیں۔

صبح بہار لا

رحمت تری نظر میں سمائی ہوئی تو ہے
کچھ دل کی آگ آج بجھائی ہوئی تو ہے
طوفاں ہیں آندھیاں ہیں تلاطم ہیں چار سو
لاتقنطوا پہ آس لگائی ہوئی تو ہے

پژمردہ ہے چمن، چمن والے اداس ہیں
صبح بہار لا ذرا کلیوں کو پھول کر
کر غمزدہ نگاہیں مسرت سے ہمکنار
دکھتے ہوئے دلوں کی دعائیں قبول کر

تیرے فقیر تیری گلی میں ہیں آ گئے
پہچانتے ہوئے ترے عالی مقام کو
ہم تجھ سے بھیک مانگتے ہیں تیرے نام کی
شافی ہے تو شفا دے ہمارے امام کو

عبدالمنان ناہید

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

خطبہ جمعہ

رمضان کے مہینہ میں دعاؤں کی کثرت' تدریس قرآن کریم اور قیام رمضان کا ضرور خیال رکھنا چاہئے

[illegible]

ماہ رمضان المبارک کی فضیلت' روزوں کی اہمیت اور ان سے متعلقہ مسائل کا قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 16 نومبر 2001ء بمطابق 16 نبوت 1380 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سورۃ البقرہ کی آیت 185 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

ترجمہ: گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

اس آیت کریمہ میں جو یہ اعلان کیا گیا ہے کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے ان پر بھی روزے فرض کئے گئے یہ صرف قرآن کریم کا اعلان ہے' اس کے علاوہ اور دنیا کی کسی کتاب میں یہ ذکر نہیں۔ روزے ہر قوم میں کوئی نہ کوئی' کسی نہ کسی رنگ کے روزے رکھے جاتے ہیں اور انہوں نے کبھی کسی دوسرے مذہب کی بات نہیں کی کہ فلاں مذہب میں بھی روزے ہیں۔ تو قرآن کریم کے عالمی ہونے کا ایک بہت بڑا ثبوت صرف اسی بات سے ملتا ہے کہ قرآن کریم نے ہر دوسرے مذہب کی بات چھیڑی ہے اور ہر مذہب کے لوگوں کے متعلق فرمایا ہے کہ وہاں روزوں کا کوئی نہ کوئی طریق جاری تھا۔ اب ہندوؤں کو بظاہر مشرک تو سمجھتے ہیں لیکن ان کا آغاز تو توحید سے ہی ہوا تھا۔ ان میں بھی روزوں کی ایک شکل ہے۔ بدھسٹ خدا کے منکر کہلاتے ہیں مگر ان میں بھی روزوں کی شکل ہے۔ کوئی ایک بھی مذہب دنیا میں ایسا نہیں جہاں روزے کی کوئی نہ کوئی صورت نہ پائی جاتی ہو۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس کلام مجید کی یہ ایک عظیم الشان خوبی ہے کہ یہ لازماً عالمی کتاب ہے ورنہ کسی دوسرے مذہب کی کتاب نے دوسرے مذاہب کے روزوں وغیرہ کا ذکر تک نہیں کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ ڈھال ہے۔ پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے' نہ شور شرابہ اور اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑے جھگڑے تو چاہئے کہ وہ کہے میں تو روزہ دار ہوں۔ میں لڑنے کے لئے تیار نہیں ہوں"۔

آپؐ فرماتے ہیں: "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں (مقدر) ہیں جن سے وہ فرحت محسوس کرتا ہے اول جب وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور دوسرے جب اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزہ کے باعث خوش ہوگا"۔

(صحیح البخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذاشتم)

یہاں یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو حقیقت میں تو کوئی خوشبو ایسی نہیں آتی۔ ہر خوشبو آتی ہے لیکن یہ جو فرمایا ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو کستوری سے زیادہ خوشبودار لگتی ہے اس سے روزہ داروں کا دل بڑھانے والی بات ہے۔ ان کے منہ میں بو آتی ہوگی' خود بھی گھبراہٹ ہوتی ہوگی تو ان کو خوش کرنے کے لئے' ان کا دل رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کو تو تمہاری یہ بو بھی پسند ہے اس سے مومنوں کا حوصلہ بڑھتا ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ایک ڈھال اور آگ سے بچانے والا ایک حصن حصین ہے۔

(مسند احمد' باقی مسند المستکثرین)

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہتے ہیں"۔ اب یہ بھی ایک تمثیل ہے ورنہ حقیقت میں جنت میں تو کوئی دروازے نہیں ہیں لیکن تمثیل کے طور پر لوگوں کو سمجھایا گیا ہے کہ جنت میں ایک راہ ایسی ہے جو صرف روزہ داروں کے لئے مخصوص ہے اور اللہ تعالیٰ روزہ داروں کو ہی اس راہ سے جنت میں داخل کرے گا۔ "قیامت کے دن روزہ دار اس سے داخل ہوں گے اور ان کے سوا کوئی اس میں داخل نہ ہو سکے گا۔ پوچھا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں تو وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ ان کے سوا کوئی اس میں سے داخل نہیں ہو سکے گا۔ اور جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور پھر کوئی اس سے جنت میں داخل نہ ہو سکے گا"۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب الریان للصائمین)

اب اللہ بہتر جانتا ہے کہ باقی روزہ دار جو دوسرے مذاہب کے ہیں ان کا کیا حال ہوگا۔ ان کے لئے قرآن کریم میں شرط یہی ہے کہ اگر وہ یوم آخرت پر ایمان لاتے ہیں اور حساب کتاب کا ان کو یقین ہے تو ان کے لئے رستہ کھلا ہے جنت کا۔ تو مجھے یقین ہے کہ ان کے روزے بھی خدا کے ہاں مقبول ٹھہریں گے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپؐ نے فرمایا تیرے لئے روزہ ہے۔ پس روزہ کا بدل نہیں۔ یہ فرمایا کہ اس جیسی کوئی چیز نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: "ہر چیز میں زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے"۔ (ابن ماجہ)

اب اس میں بہت بڑی حکمت کی بات بیان فرمائی گئی ہے کہ ہر چیز میں جو زکوٰۃ دی جاتی ہے تو جسم کی بھی تو ایک زکوٰۃ ہونی چاہئے۔ وہ خدا کی خاطر انسان ان چیزوں سے رکے جن سے وہ روکتا ہے اور وہ چیزیں استعمال کرے جن کی وہ اجازت دیتا ہے تو ایسی صورت میں گویا جسم

کی طرف سے زکوٰۃ مل رہی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: ’’کتنے ہی ایسے روزہ دار ہیں کہ ان کو روزوں سے صرف پیاس ملتی ہے اور کتنے ہی رات کو قیام کرنے والے ہیں کہ ان کو قیام سے صرف بیداری ملتی ہے۔ (سنن الدارمی ’’کتاب الرقاق‘‘) ۔ اور جو اصل مقصد ہے روزہ کا اور قیام کا وہ پورا نہیں کرتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: ’’جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں‘‘۔ (بخاری کتاب الصوم)

اب دیکھ لیں آج کل (-) کیا حال ہے۔ اتنا جھوٹ بولتے ہیں کہ شاید ہی کوئی ان کا مقابلہ جھوٹ میں کر سکے بلکہ یقیناً نہیں کر سکتا۔ اور اس کے باوجود روزہ دار بھی ہیں تو حیرت انگیز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تو نصیحت فرمائی تھی کہ اگر تم جھوٹ بولو گے تو پھر روزہ کا کوئی فائدہ نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں: ’’رمضان شریف کے مہینہ کی بڑی بھاری تعلیم یہ ہے کہ کیسی ہی شدید ضرورتیں کیوں نہ ہوں مگر خدا کا ماننے والا خدا ہی کی رضامندی کے لئے ان سب پر پانی پھیر دیتا ہے اور ان کی پرواہ نہیں کرتا۔ قرآن شریف روزہ کی حقیقت اور فلاسفی کی طرف خود اشارہ فرماتا اور کہتا ہے یاایھا الذین (-) روزہ تمہارے لئے اس واسطے ہے کہ تقویٰ سیکھنے کی تم کو عادت پڑ جاوے۔ ایک روزہ دار خدا کے لئے ان تمام چیزوں کو ایک وقت ترک کرتا ہے جن کو شریعت نے حلال قرار دیا ہے اور ان کے کھانے پینے کی اجازت دی ہے، صرف اس لئے کہ اس وقت میرے مولیٰ کی اجازت نہیں۔ تو یہ کیسے ممکن ہے کہ پھر وہی شخص ان چیزوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرے جن کی شریعت نے مطلق اجازت نہیں دی اور وہ حرام کھاوے، پیوے اور بدکاری میں شہوت کو پورا کرے۔‘‘

(الحکم 24/ جنوری 1904ء صفحہ 12)

اب یہ امر واقعہ ہے کہ لوگ جیسا بھی ہو رمضان ایک کڑوے گھونٹ کی طرح پورا کر لیتے ہیں اور پھر دوبارہ انہی برائیوں کی طرف لوٹ جاتے ہیں جن سے رکنے کی رمضان نے تربیت دی تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول مزید لکھتے ہیں: ’’سب کے بعد تقویٰ کی وہ راہ ہے جس کا نام روزہ ہے۔ جس میں انسان شخصی اور نوعی ضرورتوں کو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک وقت معین تک چھوڑتا ہے۔ اب دیکھ لو کہ جب ضروری چیزوں کو ایک وقت ترک کرتا ہے تو غیر ضروری کو استعمال کیوں کرے گا۔ روزہ کی غرض اور غایت یہی ہے کہ غیر ضروری چیزوں میں اللہ کو ناراض نہ کرے، اسی لئے فرمایا: لعلکم تتقون۔ (الحکم۔ 24/ جنوری 1903ء صفحہ 15)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی ایک اور تحریر ہے:

’’(-) وہ ایک مسکین کا کھانا بطور صدقہ دیں۔ یہ صدقۃ الفطر کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ تعامل سے ثابت ہے کہ ہر روزہ دار نماز عید سے پہلے ایک مسکین کا کھانا صدقہ دیتا ہے اور میرا اپنا طرز پسندیدہ جو آثار سلف کے مطابق ہے، یہ ہے کہ خود روزہ رکھا اور اپنی روٹی کسی غریب کو کھلا دی۔‘‘

یہ تو ہر ایک کے لئے ممکن نہیں مگر رمضان میں عید سے پہلے صدقہ فطر دینے کا رواج ہے اور یہ ضروری ہے۔ پس جتنے بھی اس دفعہ بھی رمضان سے پہلے امام صاحب اعلان کر دیں گے کہ کتنا فطرانہ مقرر ہے وہ اس فطرانہ کے مطابق ہر شخص کے لئے فرض ہے کہ وہ رمضان ختم ہونے سے پہلے وہ ادا کرے تا کہ پھر وہ غرباء کی طرف چلایا جا سکے۔

پھر فرماتے ہیں: ’’اور جو لوگ طاقت نہیں رکھتے وہ فدیہ دیں‘‘۔ (-) میں یہ عربی قاعدہ کے مطابق یہ بھی ترجمہ ہو سکتا ہے کہ (-) جو اس کی طاقت رکھتے ہیں وہ فدیہ دیں اور یہ بھی عربی سے ثابت ہے کہ یطیقون نفی کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے جو لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ پس جن لوگوں پر روزہ فرض ہے اور وہ مستقل طاقت نہیں رکھتے ان کا بھی ذکر آ گیا ہے کہ ان کو بھی فدیہ ضرور دے دینا چاہئے وہ ان کے روزہ کا بدل ہو جائے گا۔

اب ایک بات حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تحریر سے ملتی ہے کہ ایام بیض کو روزہ نہیں رکھ سکتے تو اس روز مسکین کو کھانا کھلا دیں۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان 8/ اپریل 1909ء)

اس سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دستور تھا کہ چاند کی تیرھویں چودھویں اور پندرھویں کو روزہ رکھا کرتے تھے تو ان کو ایام بیض کہتے ہیں یعنی روشن وقت جو ہیں چاند کے۔ تو جن لوگوں کو یہ توفیق نہیں ہے کہ اس قدر رحمت سے وہ باقاعدہ روزے رکھ سکیں ان کو چاہئے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں ہی جود وسخا سے بہت کام لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا، رمضان کے مہینہ میں اتنا صدقہ کرتے تھے کہ جس طرح آندھی میں اور تیزی آ گئی ہو اور بے شمار صدقہ اور خیرات فرمایا کرتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی ایک اور تحریر ہے ’’رمضان کے مہینہ میں دعاؤں کی کثرت، تدریس قرآن، قیام رمضان کا ضرور خیال رکھنا چاہئے‘‘۔ اب ہمارے ہاں بھی تدریس قرآن ہوتی ہے اور ہر ہفتہ اور اتوار کو میری بھی باری ہوا کرے گی اور باقی اوقات میں دوسرے علماء دیا کریں گے تو دعا کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

فرماتے ہیں (-) یہ جو کہا جاتا ہے کہ رمضان سے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں تو اس کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ شرط رکھی ہے ایمانا و احتسابا کہ ایمان لاتا ہے حقیقت میں رمضان پر اور پھر احتساب کی خاطر روزے رکھتا ہو کہ میں اپنے نفس کا احتساب کر سکوں۔ اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ رمضان میں خرچ بڑھ جاتا ہے حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ لوگ روزہ کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ سحری کے وقت اتنا پیٹ بھر کر کھاتے ہیں کہ دوپہر تک بدہضمی کے ڈکار ہی آتے رہتے ہیں اور مشکل سے کھانا ہضم ہونے کے قریب پہنچا تو افطار کے وقت عمدہ عمدہ کھانے پکوا کر وہ اندھیر مارا اور ایسی شکم پری کرتے ہیں کہ وحشیوں کی طرح نیند پر نیند اور سستی پر سستی آنے لگی۔ اتنا خیال نہیں کرتے کہ روزہ تو نفس کے لئے ایک مجاہدہ تھا نہ یہ کہ آگے سے بھی بڑھ چڑھ کر خرچ کیا جائے اور خوب پیٹ پر کر کے کھایا جائے۔ یاد رکھو اسی مہینہ میں یہ قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا تھا اور قرآن مجید لوگوں کے لئے ہدایت اور نور ہے اسی کی ہدایت کے مطابق عملدرآمد کرنا چاہئے۔ روزہ سے فارغ البالی پیدا ہو جاتی ہے اور دنیا کے کاموں میں سکھ کرنے کی راہیں حاصل ہوتی ہیں۔ آرام تو یا مر کر حاصل ہوتا ہے یا بدیوں سے بچ کر حاصل ہوتا ہے اس لئے روزہ سے بھی سکھ حاصل ہوتا ہے اور اس سے انسان قرب حاصل کر سکتا ہے‘‘۔

یہاں ضمناً یہ نصیحت کر دوں کہ یہاں رواج ہے کہ بعض لوگ ثواب کی خاطر جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روزہ دار کا روزہ کھلوانا ثواب ہوتا ہے یہاں دعوت وغیرہ کا انتظام کرتے ہیں مگر بہت ضروری ہے یہ احتیاط کہ اس کو سادہ رکھا کریں، بہت پر تکلف دعوت کرنا نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد ہے، نہ مالی لحاظ سے اتنا بوجھ برداشت کرنا جائز ہے۔ افطاری کرائیں، سادہ رکھیں تا کہ روزہ داروں کو افطاری کروانے کا ثواب تو مل جائے گا مگر ان کو پرشکم بنانے کا گناہ نہ ملے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول یہ بھی نکتہ بیان کرتے ہیں کہ جو روزہ کی طاقت نہیں رکھتے اللہ تعالیٰ ان کو رمضان ہی میں روزوں کی طاقت عطا کر دیتا ہے۔ روزوں سے طاقت نصیب ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: "یہ متبرک بھی دن ہیں اور مبارک بھی دن ہیں یعنی برکتیں دینے والے اور متبرک دن۔ یعنی وہ دن جن کو خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت ملی ہے اور وہ دن جو آگے لوگوں کو برکت دیتے ہیں۔ انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالادے۔ روزہ کے بارہ میں خدا فرماتا ہے (-) یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے"۔ (البدر جلد 1 نمبر 7 تاریخ 12 دسمبر 1902ء)

اب (-) ایک طرف تو کتب فرمایا ہے تو پھر یہ جو لکھ ہے کیا مراد ہے؟۔ تو اس سے مراد غالباً نفلی روزہ ہے کہ اگر تم نفلی روزے بھی بجالایا کرو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے یا تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔

اب روزوں کے مسائل کے متعلق کچھ احادیث ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سحری کھایا کرو' سحری کھانے میں برکت ہے"۔ (بخاری کتاب الصوم) ۔ تو یہ ہمارے ہاں رواج ہے کہ بچوں کو بھی صبح سحری کے وقت اٹھاتے ہیں اور شامل کر لیتے ہیں اس سے ان کو عادت پڑ جاتی ہے صبح اٹھنے کی اور سحری میں اس پہلو سے بہت برکت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس وقت تم میں سے کوئی ایک اذان سن لے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ اس کو نہ رکھے یہاں تک کہ اپنی ضرورت پوری کر لے"۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصوم)

مراد یہ ہے کہ اذان کے وقت اگر انسان کھانا کھا رہا ہے تو اس خیال سے کہ نماز میں نہ پہنچے تو یہ شرک ہو جائے گا یہ درست نہیں ہے۔ جس کو بھوک لگی ہوگی وہ اگر اپنی بھوک پوری نہیں کرے گا تو نماز میں بھی پھر بھوک ہی اس کو ستائے گی۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ جو کھانا شروع کر چکا ہو وہ جاری رکھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ بھی سنت تھی کہ جب کھانا کھا رہے ہوتے تھے اور اذان ہو جاتی تھی تو بعض دفعہ آپ وہ چیز ہاتھ میں پکڑ کر چلتے ہوئے بھی کھانا کھا لیتے تھے۔ اس سے یہ استنباط ہم کرتے ہیں کہ یہ بالکل درست ہے کہ کھانا کھڑا ہو کر کھانا بھی جائز ہے۔ بعض علماء اس میں شدت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ہرگز کھڑے ہو کر کھانا نہیں کھانا چاہئے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو نئی شریعت جاری کی ہے اس لئے آپ کی سنت بہر حال ہمیں پابند کرتی ہے کہ اگر کھڑے ہو کر بھی کھانا کھانا پڑے تو کوئی حرج نہیں اس لئے ہماری دعوتوں وغیرہ میں یہ رواج ہے کہ بہت سے لوگ جن کے لئے کرسیاں وغیرہ نہ رکھی جاسکیں ان کے لئے کھڑے ہو کر کھانا کھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔

اب بھول کر جو کھایا جاتا ہے اس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کھا پی لے وہ اپنے روزہ کو پورا کرے اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔ (بخاری کتاب الصوم)

یعنی بھول کر جو روزہ توڑتے تو نہیں مگر بھول کر روزہ میں کھانا کھا لیتے ہیں یہ ان کی اللہ کی طرف سے دعوت ہے۔ تو یہ سمجھ کر کہ میرے کھانے سے روزہ ٹوٹ گیا روزہ چھوڑنا نہیں چاہئے اس کو مکمل کرے کیونکہ خدا کے نزدیک وہ روزہ مکمل ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ کھاتے ہوئے اگر کوئی دیکھ لے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ تو ایک دفعہ ایک بچی روزہ میں چھپ کر کھانا کھا رہی تھی تو کسی بھائی نے اس کو دیکھ لیا' تو اس نے کہا او ہو! تم نے میرا روزہ توڑ دیا دیکھ کر حالانکہ دیکھتا تو خدا ہے روزہ توڑنے والا جو ہے وہ جان کے نہ توڑے' بھول کر کھالے تو ہرگز گناہ نہیں ہے۔

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لوگ اس وقت تک بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے"۔ (بخاری کتاب الصوم)

اب یہ بھی ایک خاص نصیحت ہے۔ عام طور پر (-) یہ رواج ہے کہ بہت دیر میں افطار کرتے ہیں اور اس کو نیکی سمجھتے ہیں مگر جب اللہ کی طرف سے اجازت مل جائے اور افطار کا وقت شروع ہو جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس میں جلدی کیا کرتے تھے' ذرا بھی دیر نہیں کرتے تھے۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشنودی تھی کہ جب خدا کی طرف سے رخصت مل گئی تو خوشی سے فوری طور پر اس کو قبول کرو۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک ہدیہ ہے تو اس لئے (-) رمضان میں افطاری کے وقت دیر کرنا جائز نہیں ہے۔ جب افطاری کا وقت ہو جائے اس وقت روزہ کھول لینا چاہئے۔ لیکن بعض دفعہ بادل آئے ہوئے ہوتے ہیں اور غلطی سے پتہ نہیں لگتا اور بعد میں سورج نکل آتا ہے تو اس کے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ حقیقت میں ان کا روزہ ٹوٹتا نہیں ہے۔ انہوں نے خدا کے رسول کی اس ہدایت کے تابع جلدی کی جس کا میں نے ذکر کیا ہے اس لئے ہرگز ان کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ جب سورج نکل آئے تو اس وقت ہاتھ روک لیں مگر جب افطاری کا وقت ہو جائے تو دوبارہ کھانا شروع کر دیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنے والے میرے بندے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر پر تھے۔ آپؐ نے لوگوں کا ہجوم دیکھا اور دیکھا کہ اس میں ایک آدمی پر سایہ کیا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اسے کیا ہوا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ شخص روزہ دار ہے۔ آپؐ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے"۔ (بخاری کتاب الصوم)

حضرت مسیح موعود کا بھی تعامل یہی تھا کہ بعض دفعہ لوگ سفر کر کے قادیان پہنچتے تھے اور (افطار) ہونے میں چند منٹ رہتے تھے تو حضرت مسیح موعود مہمان نوازی کی خاطر ان کو کچھ پیش کر دیا کرتے تھے تو وہ عرض کرتے تھے کہ ہم روزہ دار ہیں۔ آپ نے فرمایا سفر میں تو روزہ کا حکم نہیں ہے۔ اگر چند منٹ بھی رہتے ہیں تو کوئی حرج نہیں۔ اب روزہ توڑ دو یہ تمہارا روزہ ہے ہی نہیں۔ جو روزہ خدا کے منشاء کے خلاف ہے وہ کیسے روزہ ہو گیا۔ تو سفر میں روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔

اب ایک ہی مسئلہ بن جاتا ہے کہ چھوٹا سفر یا لمبا سفر' ہوائی جہاز کا سفر' یہ سب سفر ہی ہیں۔ جب انسان سفر کی نیت سے گھر سے نکلتا ہے تو سفر کی صعوبتیں ساتھ ہی شروع ہو جاتی ہیں۔ جہاز میں بھی جب چلتا ہے تو سفر شروع ہو جاتا ہے۔ تو یہ غلط فہمی ہے کہ گویا خدا تعالیٰ کو علم نہیں تھا کہ اگلے زمانے میں جہاز جو ہیں تیز چلا کریں گے اور اس میں چند گھنٹے کے اندر معاملہ ختم ہو جائے گا اس لئے روزہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا۔ قرآن کریم میں تو پیشگوئیاں ہیں پوری وضاحت کے ساتھ کہ جب آسمان پر اس طرح رستے بنیں گے اور آسمان ذات الحبک ہو جائے گا۔ اور اس میں تیزی کے ساتھ جہاز سفر کر رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کو نہ صرف علم ہے بلکہ اس کی پیش خبری قرآن کریم

میں موجود ہے۔ پس یہ الزام ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گویا آپؐ نے بے خبری میں یہ ہدایت کی تھی۔ سفر چھوٹا ہو یا بڑا ہو رواج یہ تھا صحابہ کا کہ جب سفر کے لئے نکلتے تھے تو شہر کی حدود سے باہر نکلتے ہی ان کا سفر شروع ہو جاتا تھا اور جب شہر کی حدود میں واپس آکر داخل ہونے والے ہوتے تھے تو وہاں کچھ ٹھہر کر ستا کر اپنا روزہ' کوئی روزہ تو خیر نہیں رکھتے تھے' مگر کچھ کھا پی لیتے تھے تاکہ اب پھر تسلی سے شہر میں جا کر پھر روزے رکھیں گے۔

ایک روزہ دار کی عادت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مطابق یہ ہے کہ روزہ دار کی بہترین عادت میں مسواک کرنا ہے۔ پس مسواک کرنا صبح وشام اور یا آج کل کے طریق پر برش سے اور کسی پیسٹ سے دانت صاف کرنا یہ سنت ہے' سنت رسول ہے' اس پر عمل کرنا چاہئے۔

اسی طرح خوشبو لگانا۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تیل اور خوشبو کا استعمال کرنا روزہ دار کے لئے بطور تحفہ ہے۔

اب سوالات بھی لوگ عجیب عجیب کیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود سے سوال کیا گیا کہ روزہ داروں کو آئینہ دیکھنا جائز ہے کہ نہیں۔ اب ظاہر بات ہے کہ آئینہ دیکھنے میں کیا گیا ہوگا۔ فرمایا: ''جائز ہے''۔

اب اسی طرح کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ حالت روزہ میں سر کو یا داڑھی کو تیل لگانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: ''جائز ہے''۔ آج کل تو داڑھی کو تیل لگانے کا رواج نہیں مگر پرانے زمانے میں لوگ لگایا کرتے تھے۔

سوال ہوا کہ روزہ دار کو خوشبو لگانا جائز ہے کہ نہیں؟ فرمایا: ''جائز ہے''۔

سوال ہوا کہ روزہ دار آنکھوں میں سرمہ ڈالے یا نہ ڈالے؟ فرمایا: ''مکروہ ہے اور ایسی ضرورت ہی کیا ہے کہ دن کے وقت سرمہ لگائے۔ رات کو سرمہ لگا سکتا ہے''۔

اب سوالات بھی دیکھیں کیسے حیرت انگیز ہیں اور سرمے کے شوقین ان کو یہ نہیں پتہ لگتا کہ سرمہ لگانے والے مردوں کی آنکھیں اچھی نہیں لگتیں مگر پرانے زمانے میں یہ رواج تھا کہ آنکھوں کو خوب سرمے سے تیز کیا جاتا تھا۔

اب سورۃ البقرہ کی 186 آیت (-) اس کا ترجمہ ہے: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا''۔ اور اس کا ترجمہ یہ ہے اور وہ بھی درست ہے (-) کہ رمضان کے بارہ میں قرآن اتارا گیا ہے۔ رمضان کے مہینے میں بھی اتارا گیا ہے اور اس میں رمضان کا خصوصیت کے ساتھ ذکر ملتا ہے۔'' کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا''۔

اب مہینے کو دیکھنے سے مراد ہے رمضان کا چاند دیکھ لے۔ اب کل سے انشاء اللہ رمضان شروع ہوگا۔ آج کل کے زمانے میں تو ایسے حساب نکل آئے ہیں کہ چاند کے متعلق پہلے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ کب نکلے گا۔ آج رات تو انشاء اللہ رمضان کا چاند نکل آئے گا۔ تو اگر سفر پر ہو یا مریض ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔

اب یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسانی ہے کہ دوسرے ایام میں ضروری نہیں کہ اگر مجبوراً گرمیوں کے روزے چھوٹے ہیں تو آئندہ گرمیوں میں ہی روزے رکھے۔ نسبتاً ٹھنڈے اور آرام دہ دنوں میں بھی رکھ سکتا ہے۔ لیکن بہانہ جوئی نہ ہو بلکہ حقیقت میں کسی مجبوری سے اس کے روزے چھوٹے ہوں۔ چنانچہ اس جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم سہولت سے گنتی پوری کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو''۔

ایک سنن نسائی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان تمہارے پاس آیا ہے وہ برکت والا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو تم پر فرض کیا ہے۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور سرکش شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں''۔

اب یہ مسئلہ بھی غور طلب ہے کہ جو رمضان کے مہینے میں ہر قسم کی بدیاں ہو رہی ہیں وہاں تو شیطان نہیں جکڑے جاتے۔ یہ تو صرف مومنوں کے لئے ہے۔ مومنوں کے دلوں کے شیطان جکڑے جاتے ہیں اور ادنیٰ ادنیٰ لغزش کرنے سے بھی خوف کھاتے ہیں۔ پس شیاطین' دنیا کے شیاطین تو کھلے پھرتے ہیں ان کو نہیں جکڑا جاتا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رمضان کی رات کی جو بھلائی ہے جو اس سے محروم کر دیا گیا وہ ہر بھلائی سے محروم کر دیا گیا''۔ (سنن النسائی' کتاب الصیام)

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عوف روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کا ذکر فرمایا اور اسے تمام مہینوں سے افضل قرار دیا اور فرمایا جو شخص رمضان کے مہینہ میں حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے عبادت کرتا ہے سو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا۔ (سنن النسائی کتاب الصوم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا یہ مہینہ تمہارے لئے سایہ فگن ہوا ہے۔ مومنوں کے لئے اس سے بہتر مہینہ کوئی نہیں گزرا اور منافقوں کے لئے اس سے برا مہینہ اور کوئی نہیں گزرا۔

(مسند احمد باقی المسکثرین)

تو مومنوں کے لئے رمضان کا سایہ فگن ہونا بظاہر تو تپش سے انسان کا بہت برا حال ہوتا ہے۔ تو رمضان کا ان پر رحمت کا سایہ ہوتا ہے اور منافقوں کے لئے بڑی مصیبت ہے بڑی مشکل سے دن کاٹتے ہیں کہ رمضان گزرے تو ہمیں بھی کھلی چھٹی ملے جو چاہیں کریں۔

مسند احمد بن حنبل میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی ناک مٹی میں ملے جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا مگر اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔ اس شخص کی ناک بھی مٹی میں ملے جس کے پاس رمضان آیا اور گزر گیا قبل اس کے کہ اس کے گناہ بخشے جائیں۔ اس شخص کی ناک مٹی میں ملے جس کے پاس اس کے والدین بڑھاپے کو پہنچے اور اسے جنت میں داخل نہ کروا سکے۔

(مسند احمد بن حنبل - مسند باقی المکثرین)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک سنن الدارمی میں روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر کسی نے رمضان کے روزوں میں سے ایک روزہ بھی بغیر کسی جائز مجبوری یا بیماری کے چھوڑا تو خواہ وہ شخص عمر بھر روزے رکھتا رہے اس کا عمر بھر روزے رکھنا بھی اس کا کفارہ ادا نہیں کر سکتا۔

(سنن الدارمی کتاب الصیام)

پس بیماری کے بغیر عمداً روزہ چھوڑنا۔ آج کل خیال کیا جاتا ہے کہ روزے اگر چھٹ جائیں خواہ مہینوں چھوٹے رہیں تو ان کی قضائے عمری ہو سکتی ہے اور روزے مسلسل رکھے جا سکتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ جو روزہ عمداً چھوڑا جائے وہ گیا' اس کا تو علاج صرف یہ ہے کہ استغفار کرے اور آئندہ عمداً روزہ نہ ترک کرے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا ایک حوالہ ہے: (-) قرآن شریف کا طرز ہے کہ پہلے عام فضائل سکھاتا ہے' پھر خاص فضیلت کی بات- اسی طرح پہلے عام رذائل سے ہٹاتا ہے پھر ارذل الرذائل شرک سے- پہلے عام بات کا حکم ہوتا ہے پھر خاص کا- مثلاً پہلے عمرہ وغیرہ کا ذکر ہے پھر حج کا- پہلے صدقات کی ترغیب ہے پھر زکوۃ کی- اسی طرح پہلے یہاں عام طور پر نفلی و فرضی روزوں کا حکم دیا ہے پھر رمضان کے روزوں کا حکم دیتا ہے- پہلے شہر رمضان کی فضیلت بیان کی ہے کہ اس میں قرآن شریف نازل ہوا- چونکہ قرآن کا اطلاق جزو سورہ پر بھی ہو سکتا ہے اس لئے اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمام قرآن ماہ رمضان میں نازل ہوا ہے بلکہ صرف ایک جزو سورۃ کا نزول بھی کافی ہے- میں نے جو تحقیق کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نبی کریم جن دنوں غار حرا میں عبادت فرمایا کرتے تھے' وہ دن رمضان کے تھے اور وہیں پہلی سورۃ کا جزو نازل ہوا-"

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان- 8/ اپریل 1909ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:-

"الفرقان: قرآن سے مجھے اس کے یہ معنے معلوم ہوئے کہ فرقان نام ہے اس فتح کا جس کے بعد دشمن کی کمر ٹوٹ جائے اور یہ بدر کا دن تھا- غزوۂ بدر بھی ماہ رمضان میں ہوا ہے- غرض رمضان المبارک کیا بلحاظ فتوحات دنیاوی اور کیا باعتبار ابتداء نزول قرآنی یا تاکید قرآنی ہر طرح قابل حرمت ہے-" (ضمیمہ اخبار بدر قادیان 8/ اپریل 1909ء)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں- میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے- مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے- جو شخص روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزہ رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا"- (ملفوظات جلد چہارم' صفحہ 258-259)

یہ آخری اقتباس حضرت مسیح موعود کا ہے:

"اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے- خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس لئے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہئے- میں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے کیونکہ غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے' نہ اپنی مرضی- اور اللہ تعالیٰ کی رضا' فرمانبرداری میں ہے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم واضح طور پر فرمایا کرتے تھے کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے- تمہارا اگر یہ خیال ہے کہ نیکیوں میں بڑھ کر تم خدا تعالیٰ کو تھکا دو گے تو خدا تعالیٰ تو کبھی تھک نہیں سکتا- تم خود تھک ہار کر رہ جاؤ گے- اس لئے بہتر ہے کہ اللہ تعالیٰ سے رضا جوئی کی خاطر جتنی آسانیاں وہ دیتا ہے وہ خوشی سے قبول کرو اور بہتر ہے کہ اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا کرو- اس نے تو یہی حکم دیا ہے (-) اس میں کوئی قید اور نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو- میں سفر کی حالت میں روزہ نہیں رکھتا اور ایسا ہی بیماری کی حالت میں- چنانچہ آج بھی میری طبیعت اچھی نہیں اور میں نے روزہ نہیں رکھا"-

(الحکم جلد 11 نمبر 4 بتاریخ 31 جنوری 1907ء صفحہ 14)

حضرت مسیح موعود بلا تکلف ہر کام کرتے تھے- ایک ذرہ بھی اس میں کسی قسم کا دکھاوا نہیں تھا- ایک دفعہ جوانی کی عمر میں تو آپ نے چھ مہینے تک مسلسل روزے بھی رکھے ہوئے ہیں- اور جب روزہ نہیں ہوتا تھا تو مجلس میں اس بات کی پرواہ کئے بغیر کہ رمضان کا مہینہ ہے اگر کچھ منہ خشک ہو' کچھ پینے کی ضرورت پڑے تو اس موقع پر ایک دفعہ ایک بہت بڑا فتنہ برپا ہو گیا- مولویوں نے شور مچا دیا کہ حضرت مسیح موعود کے متعلق کہ روزوں کے قائل نہیں ہیں حالانکہ یہ بالکل جھوٹ اور افتراء تھا- آپ کی طبیعت میں تکلف کوئی نہیں تھا- بے ریا طبیعت تھی اور اس کے مطابق آپ نے خود تو نہیں مانگا مگر کسی نے منہ خشک ہوتے دیکھ کر پیالی آگے کر دی- اس وقت یہ سوچا کہ اگر میں نے اب یہ روک دیا تو یہ دکھاوا ہو جائے گا کہ دیکھو میں روزہ دار ہوں تو اس کو قبول کر لیا- تو اللہ تعالیٰ دکھاوے کو پسند نہیں کرتا- خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ رمضان کے چند دن جو کل سے شروع ہونے والے ہیں ان میں ہر قسم کے ریاء سے پاک رہتے ہوئے ہم اپنا رمضان گزاریں- چند دن ہیں اس میں کوئی شک نہیں اور جب ایک دفعہ شروع ہوتا ہے پھر ایک لٹو کی طرح چل پڑتا ہے- اور ابھی دیکھتے دیکھتے یہ ختم ہو جائے گا- تو دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں سچے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے-

(الفضل انٹرنیشنل 21 دسمبر 2001ء)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

✿ مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب سوہاوی دارالبرکات ربوہ ایک لمبا عرصہ کی علالت کے بعد مورخہ یکم نومبر 2002ء بروز جمعۃ المبارک شیخ زاید ہسپتال لاہور میں بعمر 74 سال وفات پا گئے- آپ کا جنازہ اسی روز بعد نماز مغرب بیت المبارک میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے پڑھایا- بعد ازاں قبر تیار ہونے پر محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے دعا کروائی- مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے- اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے-

ولادت

✿ مکرم عبدالستار صاحب سیکرٹری مال 61 ج-ب دھروڑ ضلع فیصل آباد کو اللہ تعالیٰ نے 10 مئی 2002ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے- بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام امۃ الوکیل عطا فرمایا ہے- احباب جماعت سے بچی کی درازی عمر نیک خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کی درخواست دعا ہے-

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز

[illegible]

ریلوے روڈ گلی 1- ربوہ
فون شوروم 214220 فون رہائش 213213
پروپرائٹرز: میاں محمد نصر اللہ- میاں محمد کلیم ظفر ابن میاں محمد امین

تمام ائرلائنز کے ٹکٹ خصوصی رعایتی ریٹ پر دستیاب ہیں
کمپیوٹرائزڈ ریزرویشن کیلئے ہماری خدمات حاضر ہیں

[illegible]

S.N.C-6 سنٹر بلاک 12/D فضل الحق روڈ بلیو ایریا- اسلام آباد
فون آفس 2273094-2873030-2873680
فون ڈائریکٹ: 2275794 فیکس: 2625111
Email:multiskytours@hotmail.com

چھوٹے قد کا علاج

تین سے بیس سال تک کے لڑکے اور لڑکیوں کو اگر دو ماہ تک مسلسل تین مختلف مرکبات کا باقاعدہ استعمال کروایا جائے تو اللہ کے فضل سے بچوں کے قد مناسب حد تک بڑھ جاتے ہیں اور ان کی خون و کیلشیم کی کمی دور ہو کر صحت بھی اچھی ہو جاتی ہے-
نوٹ: لڑکے اور لڑکیوں کی دوائی الگ الگ ہے-
تین مختلف مرکبات پر مشتمل دو ماہ کا مکمل علاج رعایتی قیمت -/300 روپے مع ڈاک خرچ -/360 روپے
ہر اچھے سٹور سے طلب کریں یا ہمیں خط لکھیں-
عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
ہیپاٹائٹس بی- سی اور یرقان میں
شربت جگر خاص / حب منور
بہت مفید ثابت ہوئی ہیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ منگل	5-نومبر	زوال آفتاب	:	11-52
☆ منگل	5-نومبر	غروب آفتاب	:	5-18
☆ بدھ	6-نومبر	طلوع فجر	:	5-03
☆ بدھ	6-نومبر	طلوع آفتاب	:	6-26

☆ وفاقی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ اب تک کے شیڈیول کے مطابق نئے وزیر اعظم کا انتخاب 12 نومبر کو ہو جائے گا جبکہ 14 نومبر کو منتخب وزیر اعظم اپنے عہدے کا حلف اٹھالیں گے۔

☆ اے آر ڈی کے سربراہ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ مسلم لیگ (ق) کی طرف سے قومی اسمبلی میں 180-ارکان کی حمایت کا دعویٰ ایک لطیفہ ہے۔ یہ حکومت بنا کر دکھائیں۔ سپیکر کے انتخاب کے موقع دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا۔

☆ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ سابق وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے عوامی مینڈیٹ کی توہین کرنے والے جلد اپنے انجام کو پہنچیں گے۔

☆ مجلس عمل کے رہنما اور نامزد وزیر اعظم نے کہا ہے کہ انہیں قومی اسمبلی میں 175-اراکین کی حمایت حاصل ہے اور مزید ممبران سے بات چیت ہو رہی ہے۔

☆ شاہراہ قراقرم پر جمعہ پالی کے نزدیک زلزلے کی وجہ سے دو افراد ہلاک اور 60 زخمی ہو گئے۔ درجنوں مکانات منہدم ہو گئے۔

☆ سات مسلمان ممالک کے مرکزی بنکوں نے اسلامک انوسٹمنٹ مارکیٹ پر نظر ثانی کے لئے ایک ریگولیٹری اتھارٹی کے قیام کا فیصلہ کیا ہے۔

☆ آج (5 نومبر کو) امریکہ میں کانگرس کے ایوان نمائندگان کی تمام 435 نشستوں، سینٹ کی 34 نشستوں اور 36 گورنروں کے انتخابات ہو رہے ہیں۔

☆ متحدہ قومی موومنٹ کے سربراہ الطاف حسین نے پاکستان واپسی کا اعلان کر دیا ہے۔

☆ حکومت سازی کیلئے متحدہ مجلس عمل کے ساتھ اتحاد کے امکانات کم ہونے کے بعد پاکستان مسلم لیگ (ق) نے قومی اسمبلی میں واضح اکثریت حاصل کرنے کیلئے حکمت عملی کے تحت کام شروع کر دیا ہے۔

☆ قیام پاکستان کے بعد سے لے کر اب تک پنجاب میں 12 اسمبلیاں بنی اور ٹوٹی ہیں۔

☆ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ حکومت پنجاب رمضان المبارک میں پرائس کنٹرول کیلئے عدلیہ کی مدد سے کمیٹیاں تشکیل دے گی۔

کھلی کچہری

✪ فیصل آباد الیکٹرک سپلائی کمپنی نے چیف ایگزیکٹو اعجاز علی خاں صاحب مورخہ 5 نومبر 2002ء کو صبح گیارہ بجے جناب آفیسرز کلب چنیوٹ میں کھلی کچہری لگائیں گے۔ وہ صارفین بجلی کی شکایات پر موقع پر ہی احکامات جاری فرمائیں گے۔ اگر کسی صارف کو کوئی شکایت یا تجویز ہو تو وہ مکمل ثبوت کے ساتھ پیش کر سکتے ہیں۔

(اسسٹنٹ مینیجر فیسکو سب ڈویژن چناب نگر (ربوہ))

ربوہ آئی کلینک
☆ سفید موتیا کا علاج بذریعہ الٹراساؤنڈ (PHAKO) سے کروائیں۔
☆ الٹراساؤنڈ کی مدد سے سفید موتیا کا آپریشن بغیر کسی بڑے چیرے اور بغیر ٹانکوں کے ہوتا ہے
☆ بذریعہ لیزر ٹیک یا کاٹیکٹ لینز سے مکمل نجات حاصل کریں۔
☆ کالا موتیا اور بھینگاپن کا جدید ترین طریقہ علاج
☆ نیز فولڈنگ امپلانٹ Folding Implant کی سہولت میسر ہے۔
کنسلٹنٹ آئی سرجن
ڈاکٹر خالد تاثیر
ایف آر سی ایس (ایڈنبرا) یو۔کے
دارالصدر غربی ربوہ فون 04524-211707

راحت جان
تبخیر معدہ۔ گیس کی مفید مجرب دوا
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب چوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم چوکی 04524-214510-04942-423173

فری ہوم سروس
الفضل الیکٹرونکس
بھاری چادر کے کولر اینڈ گیزر تیار کئے جاتے ہیں۔
کچن ہڈ اور ڈکٹنگ کا کام کیا جاتا ہے۔ ہر قسم کی فینسی لائٹ پنکھے اور واشنگ مشین دستیاب ہیں۔
کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور Ph:5114822-5118096

زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

[redacted]

شین لیس سٹیل کے برتن اور امپورٹیڈ کراکری دستیاب ہے۔ نزد یو ٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

زیورات کی دنیا میں قابل اعتماد اور معیاری نام
کوہ نور جیولرز نیو صادق بازار رحیم یار خان
پروپرائٹرز: خورشید احمد۔ قدیر احمد
فون دکان 0731-76508 رہائش 74293-74179

نعیم آپٹیکل سروس
نظر دھوپ کی عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
کنٹیکٹ لینز و سلوشن دستیاب ہیں
نظر کا معائنہ بذریعہ کمپیوٹر
فون 642628-34101 چوک کچہری بازار فیصل آباد

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

خان نیم پلیٹس
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5180862 5123862
نیم پلیٹس، سٹکر، شیلڈز، معیاری سکرین پرنٹنگ، ڈیزائننگ اور کمپیوٹرائزڈ پلاسٹک فوٹو سیکورٹی کارڈز
Kap_pk@yahoo.com

نیشنل الیکٹرونکس
واشنگ مشین۔ گیزر۔ کوکنگ رینج۔ T.V۔ فریج۔ ڈاؤلینس پلی۔ ویوز۔ فلپس اور مصنوعات الیکٹرونکس خریدنے کیلئے با اعتماد ادارہ۔
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت۔ ہم آپ کے منتظر ہوں گے
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ۔ لاہور
فون نمبر 7223228-7357309

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
متصل احمدیہ بیت الفضل گول امین پور بازار، فیصل آباد فون نمبر 642605-632606

NJ
Naseem Jewellers
Trusted and Reliable name for 23k and 22k Gold Jewellery
Proprietors: Mian Naseem Ahmad Tahir` Mian Waseem Ahmad (MBA)
Contact:Tel 0092-4524-212837Shop Tel:0092-4524-214321-Res
AQSA ROAD,RABWAH Email:wastah00@hotmail.com

اوقات رمضان مبارک
صبح 8-30 تا سہ پہر 3-30 بجے تک

نیو راحت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ ☆ 7-سنگھار سنٹر
فون دکان 53181 ☆ میکلوڈ روڈ۔ دی مال لاہور
فون رہائش 53991 ☆ فون دکان 7320977
فون رہائش 5161681

KOH-I- NOOR
STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Tel: 7630055-7650490-91 Fax: 7630088
Email bilalwz @ wol.net.pk
Talib-e- Dua,Mian Mubarik Ali

DILAWAR ELECTRONICS
Deals in: *Car stereo pioneer *sony Hi-Fi, *Kenwood Power Amp+ Woofer, *Hi-Fi Stereo Car
Main 3 –Hall Road, Lahore
☎ 7352212, 7352790

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61